تعارف وتبصرہ

احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں

مصنف: ڈاکٹر محمد اقتدار حسین فاروقی

ناشر: سدرہ پبلشرز، نعمت اللہ بلڈنگ، نعمت اللہ روڈ، امین آباد، لکھنؤ - ۱۸

سنہ اشاعت ۱۹۹۶ء۔ صفحات ۲۴۸۔ قیمت پیپر بیک ۹۰/- مجلد ۱۲۰/-

مصنفین کی جدت پسند طبیعتیں دینی علوم پر کام کے نئے نئے پہلو نکال لیتی ہیں۔ احادیثِ نبوی پر اب تک بے شمار پہلوؤں سے کام ہوا ہے۔ لیکن زیر تبصرہ کتاب دیکھ کر اندازہ ہوا کہ یہ پہلو جس پر کام کرنے کی سعادت فاضل مصنف کو حاصل ہوئی ہے، اب تک تشنۂ تحقیق تھا۔

طبِ نبوی پر خاصا کام ہو چکا ہے۔ محدثین نے اپنی کتابوں میں 'کتاب الطب' کے تحت اس موضوع کی احادیث جمع کر دی ہیں۔ بعد میں مستقل کتابیں بھی لکھی گئیں جن میں ابونعیم اصفہانیؒ، ابن قیم جوزیؒ، شمس الدین ذہبیؒ اور جلال الدین سیوطیؒ کی کتابوں کو کافی شہرت ملی۔ فارسی، ترکی اور انگریزی کے علاوہ اردو میں بھی طب نبوی کے نام سے متعدد تصانیف موجود ہیں۔ عصر حاضر میں طب نبوی اور جدید سائنس کے درمیان تقابلی مطالعہ کا رجحان ابھرا ہے۔ ان کتابوں میں احادیث میں مذکور ادویہ کی شناخت کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن یہ بات باعثِ افسوس ہے کہ ان میں بہت سی فاش غلطیاں جگہ پا گئی ہیں، مثلاً زیادہ تر کتابوں میں ہی (سفرجل) لوبان (لبان) کندر، عود ہندی، ورس اور کافور وغیرہ کی شناخت ایسے نباتاتی ناموں سے کی گئی ہے جو سراسر غلط ہیں۔ ضرورت تھی کہ علم نباتات، کا کوئی ماہر اس کام کو انجام دے۔ زیر تبصرہ کتاب کے مصنف نے پوری فنی مہارت کے ساتھ اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔

ڈاکٹر اقتدار فاروقی نیشنل بوٹنیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ میں سائنٹسٹ اور اس کے شعبۂ نباتاتی کیمیا کے صدر رہے ہیں۔ اس سے پہلے وہ قرآن مجید میں مذکور

نباتات پر اعلیٰ درجے کا تحقیقی کام کر چکے ہیں۔ موضوع کی اہمیت کے پیش نظر ان کی اس کتاب کو ملک و بیرون ملک کے مختلف حلقوں میں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس سے تحریک پاکر انھوں نے یہ دوسری کتاب تصنیف کی ہے جس میں احادیث میں علاج ومعالجہ یا دوسرے فوائد کے ضمن میں مذکور نباتات کی سائنسی شناخت کی کوشش کی ہے۔ انھوں نے ایسی تقریباً ۷۵ نباتات، دواؤں، غذاؤں، پھلوں اور عطریات کو احادیث سے نکال کر ان کی تحقیق کی ہے۔ پہلے ہر نبات کے مختلف زبانوں میں نام ذکر کیے ہیں، پھر اس کا سائنسی نام، فیملی: ماہیت اور پیداواری علاقوں کا تذکرہ کیا ہے۔ پھر اس سے متعلق احادیث درج کی ہیں اور حسب ضرورت نوٹ اور تشریحات دی ہیں۔ آخر میں انگریزی میں اس کی طبی خصوصیات، استعمال اور کیمیاوی اجزا سے بحث کی ہے۔ احادیث میں مذکور بہت سی نباتات وہ ہیں جن کا تذکرہ قرآن کریم میں بھی آیا ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے ان کی شناخت متعین کر کے اور ان سے متعلق احادیث نقل کر کے تفصیل کے لیے اپنی کتاب "نباتاتِ قرآن" سے رجوع ہونے کا مشورہ دیا ہے۔

ابتدا میں فاضل مؤلف نے "طب نبوی" پر اصولی حیثیت سے بحث کی ہے۔ ان کی یہ بحث بہت قابلِ قدر اور معتدل ہے۔ انھوں نے بجا طور پر لکھا ہے کہ "طب نبوی کے معنی ومفہوم نہ تو طب کی کتاب کے ہیں اور نہ ہی اس سے مراد کسی طبی نسخہ سے ہے لہٰذا اس کا موازنہ موجود طبی علم سے کرنا یا قدیم طبی کتابوں سے اس کا مقابلہ کرنا ایک نامناسب طریقہ کار ہے...... طب نبوی نام ہے اس ہدایت کا جو ہمیں دوا اور دعا کی ضرورت سمجھانے کے لیے دی گئی۔ طب نبوی ایک فہمائش ہے ان حضرات کے لیے جو مرض کو تقدیر الٰہی سمجھ کر علاج و دوا کو گناہ سمجھتے ہیں۔ طب نبوی نام ہے اس حکم کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو طب کے میدان میں نئی راہیں تلاش کرنے کے لیے دیا" (ص۲۹) ادارۂ تحقیق کے سکریٹری مولانا سید جلال الدین عمری نے اپنی گراں قدر تصنیف "صحت ومرض اور اسلامی تعلیمات" میں اس سلسلے میں بہت عمدہ بحث کی ہے۔

کتاب کے شروع میں آٹھ دواؤں (اذخر، قسط، مشک، عنبر، جو، حنا، لوبان، کافور) پر بہت تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ اصلاً یہ مقالات تھے جو وقتاً فوقتاً مختلف اخبارات ورسائل میں شائع ہوئے ہیں۔ ان مقالات میں مصنف کی تحقیقی شان نمایاں ہے۔ انھوں

نے ان کی ماہیت، ذرائعِ حصول اور طریقۂ استعمال کے ساتھ ان کی تاریخی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی ہے اور اس سلسلے میں قرآن وحدیث اور بائبل کے علاوہ مختلف زبانوں کے مراجع سے استفادہ کیا ہے۔

بعض نباتات کی تحقیق میں مصنف کو کامیابی نہیں ملی ہے یا دستیاب معلومات پر انھیں اطمینان نہیں ہو سکا ہے۔ مثلاً عنم (ص۲۱۶) سعدان (ص۲۲۵) عرفط (ص۲۲۹) اور جرجیر (ص۲۳۱) اس کا انھوں نے برملا اعتراف کرتے ہوئے مزید تحقیق کی ضرورت کا اظہار کیا ہے۔

تبصرہ نگار کا احساس ہے کہ مصنف نے احادیث کے انتخاب میں دقّتِ نظر اور احتیاط سے کام نہیں لیا ہے۔ اوّلاً انھوں نے بہت سی حدیثیں بغیر حوالے کے نقل کی ہیں۔ ثانیاً جن حدیثوں کے حوالے دیے ہیں وہ بھی نامکمل ہیں۔ کہیں صرف راوی کا نام دیا ہے تو کہیں صرف کتاب کا۔ صحابی کے قول حتی کہ محدث کی تشریح کو بھی انھوں نے حدیث کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ (مثلاً ص۹۹ ص۱۲۱ ص۲۳۲ ص۱۵۸ ص۱۶۲ ص۱۷۰) اسی طرح بہت سی موضوع احادیث بھی شاملِ کتاب ہیں۔ نرگس (نرجس) اور مسور (عدس) سے متعلق احادیث کے موضوع اور اجمود (کرفس) اور بینگن (باذنجان) سے متعلق احادیث کے ضعیف ہونے کی صراحت خود مصنف نے ابن قیم کے حوالے سے کر دی ہے۔ حالانکہ ابن قیم نے موخرالذکر دونوں نباتات سے متعلق احادیث کو بھی (ضعیف نہیں بلکہ) موضوع اور باطل قرار دیا ہے۔ ان کے علاوہ کاسنی (ہندبا)، مرزنجوش، بہی (سفرجل) انار (رمان) انجیر (تین) اور چاول (ارز) سے متعلق مصنف نے جو احادیث نقل کی ہیں، انھیں بھی ابن قیم [illegible] محدثین نے موضوع اور سراسر باطل قرار دیا ہے۔ بینگن سے متعلق موضوع حدیث پر ابن قیمؒ نے لکھا ہے "یہ بات کسی معمولی عقل والے شخص کی جانب منسوب کرنا بھی معیوب ہے چہ جائے کہ اس کی نسبت انبیاء کی طرف کی جائے (زاد المعاد، موسستہ الرسالہ ۱۹۸۵ء ۴/ ۱۹۱) مصنف کی اس سہل انگاری نے کتاب کی استنادی حیثیت کو بری طرح مجروح کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کوشش بس یہ رہی ہے کہ کتب احادیث میں جتنی بھی نباتات کے نام مذکور ہیں، سب کی سائنسی شناخت کر دیں خواہ ان کے زبانِ نبوی سے ادا ہونے کا ثبوت موجود ہو یا نہ ہو۔

بعض احادیث کے ترجمے نظرِ ثانی کے محتاج ہیں۔ ص۱۱۷ پر ترمذی کے حوالے سے حضرت ام سلمہؓ سے مروی ایک حدیث کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی میں نہ تو ایسا کوئی زخم ہوا اور نہ ہی کانٹا چبھا جس پر مہندی لگائی گئی ہو" یہ حدیث ام سلمہؓ سے نہیں بلکہ سلمیٰ نامی آں حضرت کی ایک خادمہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتی ہیں

ما كان يكون برسول الله صلى الله عليه وسلم قرحة ولا نكبة الا امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اضع عليها الحناء (ترمذی ابواب الطب باب ماجاء فی التداوی بالحناء) اس کا صحیح ترجمہ یہ ہوگا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی زخم لگتا یا کانٹا چبھتا تو آپؐ مجھے اس پر مہندی لگانے کا حکم دیتے تھے"۔

ایک حدیث حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آں حضرتؐ نے فرمایا:

ان الله لم ينزل داءً الا انزل له شفاءً، علمه من علمه وجهله من جهله (مسند احمد ۱/۳۷۷) اس کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے: "خدائے عزوجل نے کوئی بیماری ایسی نہیں بھیجی جس کے لیے شفا نہ رکھی ہو۔ جس نے جاننا چاہا اسے بتایا اور جس نے پرواہ نہ کی اسے ناواقف رکھا" (ص۴، ص۲۹) حدیث کے دوسرے جزء کا صحیح ترجمہ یہ ہوگا: "بعض لوگوں کو اس کا علم ہوگیا اور بعض اسے نہیں جانتے"۔

فاضل مصنف نے ہر دوا/نبات کے سلسلے میں جن انگریزی مراجع سے استفادہ کیا ہے ان کا حوالہ تو جدید انداز پر صفحہ کی تعیین کے ساتھ دیا ہے لیکن معلوم نہیں کیوں عربی یا اردو مراجع کا ذکر بغیر متعین حوالے کے کیا ہے۔ کتب احادیث کے حوالوں میں بھی یکسانیت اور صحت کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔ مثلاً علامہ ابن قیم کی الطب النبوی کے لیے کہیں ابن قیم لکھا گیا ہے (ص۳۸، ص۱۳۲، ص۱۳۳) اور کہیں الجوزی (ص۲۷، ص۱۰۹، ص۱۱۰، ص۱۲۸ وغیرہ) اسی طرح امام دیلمی کے مجموعۂ حدیث کے لیے کہیں مسند فردوس (ص۱۴۵، ص۱۵۳، ص۱۵۵) لکھا گیا ہے اور کہیں دیلمی (ص۱۲۶، ص۱۴۳، ص۲۱۲) حالانکہ دونوں سے مراد ایک ہی ہے۔ صحیح بخاری کی کتاب الطب کا حوالہ الطب النبوی (ص۴، ص۹۸) کے الفاظ سے دیا گیا ہے۔

کتاب میں بعض تضادات بھی ملتے ہیں۔ ایک جگہ مصنف نے لکھا ہے: "طب نبوی کی بعض کتابوں میں شیح کو بھی حب رشاد کا نام دیا گیا ہے جو صحیح نہیں ہے (ص۲۴) جبکہ دوسری جگہ خود انھوں نے حب رشاد کی وضاحت شیح سے کی ہے۔ لکھا ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم